Pharmaceutical Review
ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

EDITORIAL

اداریہ

تاریخ:27 اگست 2019

نمبر:PF/3417-19

عزت مآب محمد اقبال کی عظمت کو سلام

جنہوں نے قومی وسائل کو غیر معمولی نقصان پہچانے والوں سے ٹکر لی اور ملکی اداروں کو ذاتی و شخصی مفاد اور کرپشن کیلیئے استعمال کرنے والوں کے خلاف کامیاب جدو جہد کی۔قومی صحت، ادویات اور تعلیم کے لیے شاندار خدمات انجام دیں۔اس لئے ہم اپنے عظیم محسن اور محبوب قائد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔اور انکے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ان کے مقدس مشن کی تکمیل کے لئے جدو جہد جاری رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔

جناب عزت مآب محمد اقبال 31 دسمبر 2018 کو اس فانی دنیا سے پردہ فرما کر ابدی دنیا میں تشریف لے گئے۔مگر ان کا کردار اور پیغام آج بھی زندہ ہے اور انکی قومی و بین الاقوامی سطح پر صحت، تعلیم اور ادویات کے حوالے سے خدمات کو ہمیشہ قدر کی نظر سے دیکھا جائے گا۔حصوصاً زندگی کے آخری دور میں شہر سرگودہا اور جامعہ سرگودہا کے لئے انکے کردار کو ہر آنے والا مورخ سنہری حروف سے تحریر کرے گا۔جہاں انہوں ادارے اور شہر کیلیئے اعلیٰ سائنسی اور پیشہ ورانہ خدمات پیش کیں۔اور خصوصاً انتظامی، مالی اور دفتری بد دیانتی و بدعنوانی کو شاندار انداز میں اجاگر کیا۔نظام اور ادارے کو کرپشن و بد دیانتی سے پاک کرنے کیلیئے بہترین حکت عملی سے کوشش کی۔جسکی پاداش میں انہیں اپنی ایم فل M.Phill Pharmaceutics کی تعلیم ادھوی چھوڑنا پڑی۔اور بالاخر اپنی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونے پڑھ گئے۔نگران فارمیسی -Dean Pharmacy سرگودہا یونیورسٹی نے بہترین سازش کرتے ہوئے انکا کامیاب معاشی قتل کیا۔اور اپنی بدیانتی و کرپشن کو چھپانے کا بہترین اہتمام فرمایا۔اور دیگر لوگوں کو خاموشی اختیار کرنے کا بھاشن دیا۔مگر اس بہادر نوجوان نے اسکے چیلنج کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔کسی دھمکی کو آڑھے نہ آنے دیا۔کسی طاقت، عہدہ اور منصب کو اپنے مقصد کے حصول کی رکاوٹ نہ بننے دیا۔اور اپنے متعین اھداف کے کامیاب حصول کا اعادہ کیا تھا۔

احباب گرامی! میری تعلیمی، تدریسی اور پیشہ ورانہ زندگی میں ہزاروں لوگ آئے۔جن کیساتھ مل کر ملک، قوم اور امت کیلیئے کام کیا۔مگر محمد اقبال ان سب سے الگ اور نمایاں شخصیت کا حامل نوجوان تھا۔انتہائی زیرک، معاملہ فہم اور کم گو، صاحب فراست اور دانشمند انسان تھا۔نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کی اعلیٰ مثال تھا۔جب بولے تو دلائل کے انبار لگا دے۔جلال میں آئے تو پتھر بھی پگھل جائیں۔محبت کرے تو دلوں کو چیر دے۔دشمن بنے تو دھرتی ہل جائے۔راز دان بنے تو کوئی جان اور زندگی لے تو لے مگر ایک لفظ بھی نہ اگلوا سکے۔واہ، میرا دوست، میرا بھائی، جسے ہم سے بچھڑے آج تقریباً سال ہونے کو ہے، مگر ہمارے دلوں اور خیالوں میں آج بھی زندہ ہے۔

جسکی گفتگواور دلائل آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔جسکی جرات، ہمت اور بہادری سے ہم آج بھی جوش وولولہ پاتے ہیں۔اسلئے ہم اسے نہ کل بھولے تھے، نہ آج بھولے ہیں اور نہ مستقبل میں کبھی اسے فراموش کرسکیں گے۔ہم اپنے بھائی کے بدبخت دشمنوں کا مقابلہ کرینگے۔معاشی وحقیقی قتل کرنے والے سرکاری غنڈوں کے خلاف لڑتے رہینگے۔ملک وقوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والے آستین کے سانپوں کو ضرور انکے انجام تک پہنچائیں گے۔اس لئے کسی کو ہرگز غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ محمد اقبال کے بعد انہیں اپنا شیطانی اور مکروہ کھیل برپا کرنے میں آزادی اور آسانی ہوگئی ہے۔ہم ان کی ہر موڑ پر، ہر سطح کی اور ہر ممکنہ مدافعت کرینگے۔انکا احتساب بھی ہوگا اور مقابلہ بھی ہوگا۔اس کے ساتھ انہیں یقیناً یہ بات بھی سمجھنا ہوگی کہ خدا کی لاٹھی ہمیشہ بے آواز ہوتی ہے۔قدرت کے اصول نہیں بدلتے۔فطرت اپنا بدلہ خود لیتی ہے۔حق اور انصاف ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہد کبھی نہیں مرتے۔

احباب گرامی! محمد اقبال سے میری آخری بات انکی موت سے دو دن قبل ہوئی تھی۔ہم نے سرگودہا یونیورسٹی، گورنر پنجاب اور صحت وادویات کے حوالے کئی باتیں کیں۔بددیانتی وکرپشن کی تاریخ مرتب کرنے والے نگران فارمیسی Dean Pharmacy سرگودہا یونیورسٹی کا بھی ذکر ہوا۔مجھے اسکے عزم اور ہمت میں کوئی کجی نہیں محسوس ہوئی تھی۔جو اپنے لائحہ عمل، منصوبہ بندی اور حکمت عملی میں بڑے شرح صدر سے عمل پیرا تھا۔مگر بلاشبہ موت ایک اٹل حقیقت اور زندگی امانت ہے۔جسے وقت مقررہ پر اپنے حقیقی انجام تک چلے جانا ہے۔ہم اللہ کے حضور اپنے بھائی کی بخشش اور اعلیٰ مقام کی دعا اور امید کرتے ہیں۔جسکی رضا کیلیے اس نے دنیا کے جعلی خداوں سے ٹکرلی۔قربانی اور ایثار کی اعلیٰ مثال پیش کی۔

یہاں ہمیں یقیناً ایک اور نقطہ سمجھنا ہوگا کہ اللہ کی دی ہوئی زندگی اور جان کو اسے واپس لوٹانے کا شعوری طریق کار اور اصولی وفکری پس منظر ہی دراصل کسی اہل ایمان کی عظمت، بزرگی اور ابدی کامیابی کا فیصلہ کرتا ہے۔ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ دنیا کا کوئی نظام، تکنیک Technology یا آلہ راہ خدا میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والوں کی پہچان، درجہ بندی اور احاطہ نہیں کرسکتا۔اللہ کی راہ میں اپنی متاع عظیم پیش کرنے والے اور رب العالمین سے نفع بخش تجارت کرنے والے ایسے بیشمار گمنام سپاہی اور شہداء ہیں۔جن کے ناموں سے بھی دنیا واقف نہیں۔جو دور دراز گمنام معرکوں اور ان دیکھی راہوں میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔کفر والحاد اور ظلم وبددیانتی کے خلاف صف آراء ہوئے۔غرور وتکبر کے نمائندہ جعلی خداؤں کے خلاف برسرپیکار رہوئے۔اپنے مقاصد اور اصولی نصب العین کے حصول میں خود کو بھی قربان کرگئے۔جنکی شہادت سے انکا ماحول اور معاشرہ بھی بے خبر رہا۔جنکی حقیقت سے اللہ کے بعد صرف انکے قریبی احباب ہی واقف رہے۔انکے خاندان کے افراد، لشکر کے سپاہی، فکر ونظر کے ساتھی یا پھر مقصد mission کے کلیدی لوگ ہی انکی شہادت سے واقف رہے۔

چنانچہ پیشہ فارمیسی کے عظیم سپہ سالار جناب محمد اقبال بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا۔جو انتہائی نڈر اور بیباک سپاہی تھے۔جنہوں نے زندگی بچانے والے پیشہ Life Saving Profession کی ترقی اور بہتری کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔نظام اور طریق کار کی درستگی کے لئے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔انسانی صحت اور زندگی کو ترقی واستحکام دے کر صحت مند معاشرہ تعمیر کرنے اور توانا قوم وجود میں لانے کی کوشش کی۔سرکاری، انتظامی اور پیشہ ورانہ اداروں کو ایسے اقدامات کرنے کی تجاویز دیں جو قوم اور معاشرے کی صحت وتندرستی کی ضمانت بن سکیں۔چنانچہ ان کا وہ عظیم کارنامہ جس کی وجہ سے انہیں سرگودہا یونیورسٹی کی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے وہ مرکزی وصوبائی حکومتوں، وزارت صحت اور دیگر اداروں کی توجہ جامعہ سرگودہا کے شعبہ فارمیسی کی کرپشن وبددیانتی کی طرف مبذول کرانا تھا۔جہاں ملکی تاریخ اور ادویات وصحت کی دنیا کی بدترین کرپشن کا ارتکاب ہوا۔جناب پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر ڈین فارمیسی نے شاندار بددیانتی وبدعنوانی کا مظاہرہ فرمایا۔جنکی نالائقی اور بدانتظامی کی وجہ سے ادویاتی کارخانہ Pharmaceutical Unit ادویات سازی کا اجازت نامہ یا پروانہ Drug Manufactruring License ملنے کے باوجود ناکام ہوگیا ہے۔جسکی وجہ سے سرکاری حزانہ کو تقریباً 83 ملین روپے کا نقصان ہوا۔جس میں تقریباً 42 ملین روپے حکومت پنجاب نے فراہم کئے تھے۔چنانچہ منصوبہ کی ناکامی سے نہ صرف پیشہ فارمیسی اور جامعہ سرگودہا کو ناقابل تلافی نقصان ہوا بلکہ کئی ملازمین بھی بے روزگار ہوگئے۔

اسکے علاوہ موصوف ڈین فارمیسی، سرگودھا یونیورسٹی ادارے کی الحاق کمیٹی کے چیرمین کی حثیت سے بھی بڑی ہنرمندی سے بددیانتی فرماتے ہیں۔ملحقہ اداروں Affiliated Institutions سے تحقیقی نگرانی، امتحانات اور طلبہ کو پڑھانے کی آڑ میں رشوت وصول فرماتے ہیں۔جو بددیانتی، قانون شکنی اور بداخلاقی کے ساتھ مفادات کاٹکراؤ بھی ہے۔اس سے مذکورہ ادارے اور عہدے کے ناجائز استعمال کا مفہوم بھی برآمد ہوتا ہے۔انہوں نے کرپشن افشاء کرنے کے جرم میں یونیورسٹی انتظامیہ کی ملی بھگت سے تین انتہائی قابل، دیانتدار اور اعلیٰ پائے کے ماہرین ادویات کو ملازمتوں سے نکلوادیا۔بعد ازاں رئیس جامعہ ڈاکٹر اشتیاق احمد اور یونیورسٹی سینڈیکیٹ

University Syndicate سے ملازمت کی بحالی کی اپیل کی گئی۔ جو جناب ڈین نے کامیاب سازش کرتے ہوئے مسترد کروادی۔ چنانچہ ان اصحاب کو ہم آج کے دور کا مجتہد کہیں گے۔ جنکی حق گوئی، جرات مندی اور استقامت کو سلام پیش کرنا چاہیئے۔ پوری فارماسسٹ برادری اور پاکستانی قوم کو انکی جدوجہد اور قربانی کو قدر کرنی چاہیئے۔ جنہوں نے جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کا قابل فخر کارنامہ انجام دیا۔ اللہ کے شیر، غلامان مصطفیٰ اور علامہ اقبال کے حقیقی شاہین ہونے کا ثبوت پیش کیا اور اپنے موقف، مقصد اور مشن پر ڈٹے رہے۔

جناب محمد اقبال، جنکی دن رات انتھک محنت کے نتیجہ میں ادویات کے کارخانہ Pharmaceutical Unit کو سرکاری سطح پر ادویات سازی کا اجازت نامہ Manufacturing License عطاء ہوا تھا۔ جو کام گذشتہ 13 سالوں سے کوئی نہیں کر پایا۔ اس عظیم انسان نے انتہائی قلیل مدت میں بڑی کامیابی سے کر دکھایا تھا۔ انہیں جب بے بنیاد الزامات کی بناء پر یونیورسٹی سے نکالا گیا تو اپنی غیرت، حریت اور حمیت کی وجہ سے اس صدمہ، رنج اور دکھ کو برداشت نہ کر سکے۔ اور دسمبر 31، 2018 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ اسلیئے ہم سمجھتے ہیں کہ جناب محمد اقبال کی موت کے ذمہ دار ڈین فارمیسی، جامعہ سرگودہا ہیں۔ جسکے خلاف مقدمہ درج کر کے غیر جانبدارانہ تفتیش ہونی چاہیئے۔ اور جناب محمد اقبال کی جدوجہد کو سرکاری سطح پر خراج تحسین پیش کیا جانا چاہیئے۔ اور انکے ورثاء اور پس ماندگان کو بہترین اسلوب سے مالی، اخلاقی اور سرکاری سطح پر امداد فراہم کی جانی چاہیئے۔

اسکے ہم جناب محمد اقبال کی استقامت اور قربانی کو تہہ دل سے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انکی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور ان کی موت کے محرک بننے والے بدترین اور ظالم قاتلوں کو انکے انجام تک پہنچانے کا اعادہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے بے قصور اور معصوم بچوں کو یتیم کیا۔ روشن گھروں کی خوشیوں اور رونقوں کو اجاڑ دیا۔ جنہوں نے فلسفہ حسین کے پاسداران کو قتل کیا۔ قابل نفرت یذیدیت کا مظاہرہ کر کے اجالوں کو شکست دینے کی ناپاک کوشش کی۔ جنہیں میرے بھائی کا جسد خاکی بھی پیغام دیتا ہو گا کہ

کرو کج جبیں پہ سرکفن میرے قاتلوں کو گماں نہ ہو۔
کہ غرور عشق کا بانکپن پس مرگ ہم نے بھلا دیا۔

لہٰذا ہم ملک وقوم کے دشمنوں کو یہ کہنا چاہیں گے کہ اپنے عظیم مجاہد اور جفاکش سپہ سالار کو کبھی فراموش نہیں کرینگے۔ انکی خدمت، جدوجہد اور کارناموں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اس علم، نشان اور جھنڈے کو کبھی گرنے نہیں دینگے۔ انکے عظیم مشن کو انتہائی ذمہ داری سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ کرپشن، بددیانتی اور بدعنوانی کے خلاف اپنی جدوجہد ہمیشہ جاری وساری رکھیں گے۔ انشاءاللہ

ڈاکٹر طہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: **رسالہ الادویہ** PHARMACEUTICAL REVIEW

taha@pharmaceuticalsreview.com | http://pharmaceuticalsreview.com